ان اوّل الواجبات علی المسلمین فی هذا الوقت هو تتبع قتلة عثمان والقصاص منهم اقامةً لحدود اللہ ورأوا انہ لا یصلح تاخیرہ (اتمام الوفاء ص۲۱۳)	پر سب سے پہلے اور اہم یہ فرض ہے کہ قاتلین عثمان کو تلاش کر کے اللہ کے حدود کو قائم کرتے ہوئے ان سے خونِ ناحق کا بدلہ لیا جائے کیونکہ ان صحابہ کے نزدیک حدود اللہ کے قائم کرنے میں تاخیر کرنا صحیح نہیں ۔

اسی بنا پر ان اکابر صحابہ نے حضرۃ علی رضی اللہ عنہ کی بیعت سے تخلف اختیار کیا۔ حضرۃ سعد بن ابی وقاص حضرۃ سعید بن زید، حضرۃ عبد اللہ بن عمر و حضرت اسامہ بن زید، حضرۃ مغیرہ بن شعبہ۔ حضرۃ عبداللہ بن سلام۔ حضرۃ قدامہ بن مظعون۔ حضرت ابوسعید الخدری، حضرۃ کعب بن عجرہ، حضرت کعب بن مالک۔ حضرۃ نعمان بن بشیر، حضرۃ حسان بن ثابت، حضرۃ مسلمہ بن مخلد، حضرۃ فضالہ بن عبید رضوان اللہ علیہم اجمعین ——— ان حضرات یا ان کے علاوہ جن صحابہ نے بھی آپ کی بیعۃ سے تخلف اختیار کیا۔ ان میں سے کوئی شخص بھی اس بات کا قائل نہیں تھا کہ حضرۃ علی رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات میں خلافۃ کی صلاحیۃ نہیں بلکہ اس وقت پوری اُمۃ اس بات پر متفق تھی کہ سبقۃ اسلام، اسلامی خدمات۔ تدیّن تفقہ، اصابۃ رائے، تقویٰ اور پرہیز گاری۔ جیسے اوصافِ جلیلہ کے باعث آپ بدرجۂ اتم خلافۃ کے مستحق ہیں لیکن یہ تخلف اور اختلاف صرف اور صرف آپ کی پالیسی اور حزب سبائیت کے تغلب اور تسلط کے باعث تھا۔ ان عز نقول سے یہ بات بالکل ہی واضح ہوجاتی ہے کہ حضرۃ معاویہ رضی اللہ عنہ کا اولاً یہی مطالبہ تھا کہ حضرۃ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلین سے خود حضرۃ علی رضی اللہ عنہ قصاص لیں اور ان اشرار ومفسدین پر حدود اللہ قائم کریں کیونکہ حدود اللہ کے قائم کرنے میں کسی سبب سے بھی تاخیر نہیں کی جاسکتی۔ اور حضرۃ معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ مطالبہ کہ قاتلینِ عثمان کو ہمارے حوالہ کرو، ثانوی حیثیت میں تھا۔ چنانچہ تاریخی روایات میں ہے کہ جب حضرۃ جریر رضی اللہ عنہ دمشق پہنچے اور حضرۃ معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرۃ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا پیغام پہنچایا تو آپ نے ایک مجلس مشاورت طلب کی اور ان کے سامنے حضرۃ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا پیغام پیش کیا تو آخر کار مجلس نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا۔

قالوا ان یبایعوا حتی یقتل قتلة عثمان او ان یسلم الیہم قتلة عثمان	ان لوگوں نے اس وقت تک بیعۃ کرنے سے انکار کردیا جب تک کہ قاتلینِ عثمان کو قصاص میں قتل نہ کیا جائے یا ان کو ان کے